سوال

(473)خطبہ جمعہ کا اپنی زبان میں ترجمہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقتیان شرح متین اس امر میں کہ خطبہ جمعہ وغیرہ میں واسطے سمجھانے عربی نہ جاننے والوں کے خطبہ عربی کا اردو یا پنجابی یا فارسی میں حسب حاجت ترجمہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اقول باللہ احول ماہران شریعت پر مخفی نہیں کہ خطبہ لغت عربیہ میں وعظ نصیحت کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ عبارات کتب لغت سے ظاہر ہے۔

الخطیب والمخاطبة ووالتخاطب المراجعة فی الکلام ومنہ الخطبة والخطبة لکن الخطبة تختص بالموعظة والخطبة للطلب المراة انتہی مافی مفردات القرلن الامام راغب بن الحسین مختصر انطبة بالضم

کلام کے درستائش خدا ونعمت نبی ﷺ "وموعظت خلق باشد ونثر مسج انتھیٰ"

"مافی منتھی الارب الوعظ والموعظة ہو مقترن بتحویف وقال الخلیل وہوالتذکیر بالخیر فیمایرق بہ القلب قال اللہ عزوجل یعظکم لعلکم تذکرون وقال قد جاء تکم موعظة من ربکم الی اخرمافی مفردات القران"

پس یہ ثابت ہوئی کہ خطبہ وعظ کو کہتے ہیں۔ اور غرض وغایت درس ووعظ قرآن مجید حدیث شریف سے یہ ہے کہ سامعین وعظ سن کر اس سے پند پزیر وعبرت گیر ہوں اور مطلب ومعنی آیت وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ ٦٤ سورة النحل

ومعنی آیۃ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ١ سورة ابراہیم

کے اسی پر دال ہیں۔ کے سامعین غیر عربی کو بدون سمجھانے معنی اور واقف کرانے اس کے عبارت درس ووعظ سے کچھ حاصل نہیں اسی لحاظ سے خدائے تعالیٰ نے فرمایا

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ٤ سورة ابراہیم

وبیان مستلزم تفہیم و تفہیم کو ہے۔ اور بغیر قصد تفہیم و تفہیم کے درس و وعظ معریٰ عن المقصود ہوگا۔

پس ان تفاسیر سے صاف ظاہر وواضح ہوا۔ کہ بدون سمجھنے معنے کے تذکرہ اناظ متعذر ودشوار ہے بنا براس کے ترجمہ وعظ ودرس وخطبہ کا غیر عربی داں کے نام ناکام وغرض ناتمام ہوگا۔ کیونکہ درس وعظ خطبہ واسطے تفہیم کے و تفہم سامعین کے موضوع و مقرر ہوتا کہ سامع سمجھ بوجھ کر متنبہ ہوجاوے۔ اور براہ راست آجاوے اس نظر سے آپ ﷺ نے خطبہ حج وجمعہ وغیرہ میں فرمایا۔ "فلیبلغ الشاہد الغائب" اور بے سمجھ کیا پہنچاوے گا۔ قاضی بیضاوی نے لیبین لھم کے تحت تصریحا لکھ دیا۔ "فیتفقھوء ثم ینقلوہ یترجموہ لغیر ہم" محض اس لئے کہ جب تک واعظ وخطیب کا وعظ وبیان سامعین کے مرکزخاطر نہ ہوگا۔ محض لغو بیگار ہوگا۔ کیونکہ جو غرض شارع کی اس خطبہ وعظ سے تھی وہ فوت ہوگئی۔ "کما لا یخفی علی التامل المتفطن" اگر کوئی کہے کہ نماز میں بھی قاری کو چاہیے کہ مقتدی کے واسطے ترجمہ قرات کا کرے۔تاکہ وہ اس کے معنی سمجھ بوجھ لے۔ تو یہ قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ قرآن کا پڑھنا امام اور مقتدی دونوں پر نماز میں واجب ہے۔ حسب ارشاد خداوندی کریم کے۔

۔ فَاقْرَءُوامَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۲۰ سورة المزمل

پس امر وجوبی صیغہ فاقروا سے واضح ہو کہ ہر نمازی کو خواہ امام ہو یا مقتدی نظم قرآن کو خاص عربی منظوم کا نام ہے۔ جو بنقل وتواتر ہم تک پہنچا۔ پڑھنا ضرور ولابد ہے۔ اور زبان فارسی وغیرہ میں ترجمہ اس کا نماز میں کرے۔ تو منقول خاص متواتر باقی نہ رہے گا کیونکہ اس پر اطلاق قرآن کا نہ ہوگا۔ تو خلاف مامور کا لازم ہوگا۔ پس اسی سبب سے ترجمہ قرآن کا نماز میں پڑھنا ممنوع و محظور ہوگا۔ "کما لا یخفی علی ماہري الشریعۃ" علاوہ ازیں نماز زکر ہے۔ اور خطبہ تذکیر زکر اور تزکیر کا حکم ایک کب ہوسکتا ہے۔ احناف کرام نے بھی خطبے کو بزبان ععربی منحصر نہ رکھا۔ امام ابو حنیفہ اور صاحبین اس پر متفق ہیں۔ اور بعض حنفیہ نے لکھا ہے۔ کہ صاحبین نے وقت عجز وجائز رکھا نہ بلا عجز لیکن قول امام صاحب کا معتمد ہے۔

(سید محمد نزیر حسین۔ سید محمد عبدلسلام۔ سید محمد ابوالحسن۔ عبدالتواب)

چونکہ خطبہ میں شارع کی طرفسے کوئی تعین کلمات کی نہیں ہوئی۔ بلکہ فقط حمد وثناء بما ہواہلہ اور تزکیر بالقران اوامر بالمعروف وارد ہوا ہے۔ اور تزکیر عوام اہل ہند کو بغیر ترجمے کے ممکن نہیں اس لئے بوجب دلائل فتوے۔ بالا خطبہ میں ترجمہ قرآن کا کرنا اور وعظ کہنا اور امر بالمعروف کرنا زبان ہندی میں جائز ہے۔ فقط حررہ محمد تغمدہ اللہ الصمد بالرحمۃ والفضل المويد (ابو محمد عبدالوہاب)

مقصود شارع کا شریعت خطبہ سے صرف پند و موعظت ہی ہے۔ پس جب خطبہ اس مقصود سے خالی ہوگا۔ تو وہ حقیقت میں خطبہ ہی نہیں۔ یوں ہی برائے نام بطور رسم سمجھا جائے گا۔ بے شک خطبے میں واعظ جس زبان میں حاجت پوری کرسکتے ہیں کریں۔ جو لوگ خطبے میں وعظ بزبان عجمی کرنے سے باوجود دواعی شدیدہ کے منع کرتے ہیں۔ وہ مقصود خطبہ سمجھنے سے بے خبر ہیں۔ فقط حررہ محمد ابراہیم۔ بن مولوی احمد ساکن۔ جزیرہ جشان۔ جواب بہت ہی صحیح ہے۔ عبدالرحمان بن عبدالکریم۔

جواب۔ خطبہ جمعہ کا ہو۔ خواہ کسی اور محل کا مقصود صرف وعظ وتزکیر ہے۔ پس اگر یہ وعظ تزکیر صرف عربی عبارات سے ہوسکے اور اور اس کو اکثر مخاطبین وحاضرین مجلس سمجھیں۔ تو عربی پر اکتفا کرنا اولی ہے۔ اور اگر اکثر مخاطب عربی نہ سمجھیں۔ تو اس کا ترجمہ ہندی میں اور دوسری زبانوں میں جو مخاطب سمجھیں۔ ضروری ہے۔ صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

"کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یقراء القران ویذکر الناس"

نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے۔

"فیہ دلیل الشافیعی انہ یشترط للخطبۃ الوعظ والقراءۃ"

جو لوگ ہندیوں میں عربی نہ سمجھتے ہوں۔ صرف عربی خطبہ کو اکتفا کرنے کو واجب جانتے ہیں۔ اور ترجمہ کرنے کو ناجائز کہتے ہیں۔ وہ خطبہ کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور مقصود شرع

سے بے خبر ہیں۔ اس باب میں ایک مفصل اشاعت السنۃ شائع ہوگا۔ اس لئے اس مقام میں زیادہ تفصیل نہیں ہوئی۔ (اابوسعید محمد حسین)

ان الحمد اللہ اگر کوئی شخص اس طور پر خطبہ پڑھے۔ کہ اس میں عبارات عربی مثل آیات قرآنی اور احادیث اور ادعیہ ماثورہ کچھ نہیں ہوں تو یہ صورت جائز نہیں ہے۔ اور اگر ایسا نہیں کرے۔ بلکہ عبارات عربیہ کو بھی پڑھے۔ اور اس کے بعد اس کا ترجمہ کردے۔ تاکہ عوام الناس کو اس سے فائدہ پہنچے۔ یہ صورت جواز کی ہے صحیح مسلم میں ہے۔

"کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یقراء القران ویذکر الناس"

جب تک ترجمہ نہیں کیا جائے گا۔ تو عوام کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ اور تذکیر کا اختصاص بھی آپ ﷺ کے ساتھ اس مقام میں کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ٢١ سورة الأحزاب

کافی ووافی ہے۔ واللہ اعلم بلصواب حررہ محمد الد عو بشمس الحق العظیم آبادی (ابو طیب محمد شمس الحق۔ محمد اشرف عفی عنہ۔ ابو عبد اللہ محمد ادریس۔ فتاویٰ نزیریہ ج1ص 371)

شرفیہ

خطبہ جمعہ کا مقصد حاضرین نمازیوں کی زبان میں ان کو اللہ اور رسول ﷺ کی باتیں قرآن پاک اور احادیث صحیحہ سے سنانا ہے۔ جس پر یہ حدیث دال ہے۔

"عن جابر بن سمرہ کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینھما یقراء القران ویذکر الناس" (رواہ مسلم مشکواۃ ج1ص123)

اور یہ بدیہی امر ہے۔ اور یہی بدیہی امر ہے کہ تزکیر بلا تفہیم سامعین نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جو لوگ عربی زبان سے ناواقف ہیں۔ عربی سے ان کی تفہیم کا حق ادا کرنا ممکن ہے۔ جب تک آیات قرآنی کا مطلب خود ان کی زبان میں نہ ان کو سمجھایا جائے۔ لہذا ایسا خطبہ جس کو سامعین سمجھ ہی نہ سکیں۔ فضول ہے۔ اور خلاف شرع کیونکہ شارع علیہ السلام کا جو مقصد عظیم ہے۔ وہ فوت ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسی زبان میں سمجھنا لازم ہے۔ اور خلاف اس کا باطل (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص624

محدث فتویٰ